امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ نہ پڑھنا

وَاِذَا قُرِئَ الْقُرْاٰنُ فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَاَنْصِتُوْا (الاعراف) ترجمہ اور جب قرآن کی تلاوت کی جائے تو (اے مقتدیوں) تم خاموش رہو۔ یہ آیت نماز کی قرأۃ کے متعلق اتری۔ از حضرت ابن عباسؓ وابن مسعودؓ (کتاب القرأۃ للبیہقی)

سورۃ فاتحہ قرآن ہے از بخاری۔

دلیل دوم عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی ؓ الْاَشْعَرِیِّ قَالَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا وَاِذَا قَالَ غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْهِمْ وَلَا الضَّآلِّیْنَ فَقُوْلُوْا اٰمِیْنَ۔

مسلم 174/ج 1 کنز العمال، مسند احمد، ابن ماجہ، مسند بزاز، دار قطنی، بیہقی، مسند ابی یعلی، مستخرج ابی عوانہ

ترجمہ۔ کہ آپ ﷺ نے فرمایا جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو اور جب امام غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم (صرف) آمین کہو۔

دلیل سوم عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ ؓ وفیہ وَاِذَا قَرَءَ فَاَنْصِتُوْا۔ جب امام قرأۃ کرے تو تم خاموش رہو۔ مسند احمد 276/ج 2، ابن ماجہ، مسند بزاز، دار قطنی، کتاب القرأۃ للبیہقی، مسند ابی یعلی، نسائی، صحیح ابن خزیمہ، مصنف ابن ابی شیبہ ●

اقرارِ غیر

ہمارا مسلک تو یہ ہے کہ فاتحہ خلف الامام کا مسئلہ فروعی ہونے کی بناء پر اجتہادی ہے پس جو شخص یہ سمجھے کہ فرض نہیں خواہ نماز جہری ہو یا سری اپنی تحقیق پر عمل کرے تو اس کی نماز باطل نہیں ہوتی۔ خیر الکلام ۳۳، توضیح الکلام ۴۳، الروضۃ الندیہ ۱/۸۸

سلسلہ نمبر15

امام کے پیچھے قراءت کرنا منع ہے

حضرت ابو موسیٰ الاشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ:

آنحضرت ﷺ نے ہمیں خطاب فرمایا اور سنت کے مطابق زندگی بسر کرنے کی تلقین فرمائی اور نماز کا طریقہ بتایا اور فرمایا کہ نماز پڑھنے سے قبل اپنی صفوں کو درست کر لو۔ پھر تم میں سے ایک تمہارا امام بنے۔ جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو اور جب وہ قراءت کریں تو تم خاموش رہو اور جب وہ غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو۔

صحیح مسلم جلد 1 ص 174

اس حدیث پر تمام امت کا اجماع ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے کیونکہ صحیح مسلم میں ایک بھی حدیث ضعیف نہیں اور امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں فرمایا کہ میں نے وہی احادیث نقل کی ہے جن پر امت کا اجماع ہے۔ لہٰذا معلوم ہوا کہ امام کے پیچھے خاموش رہنے پر امت کا اجماع ہے۔

امام کے پیچھے قراءت منع ہے 1

عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلي الله عليه وآله وسلم: مَنْ صَلّي خَلْفَ الإِمَامِ فَإِنَّ قِرَاءَةَ الإِمَامِ لَهُ قِرَاءَةٌ.

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: جو شخص امام کے پیچھے نماز پڑھے تو امام کا پڑھنا ہی اس کا پڑھنا ہے۔

الحديث رقم 28: أخرجه الخوارزمي في جامع المسانيد، 1 / 331، والإمام محمد في الموطأ، باب: القراءة في الصلاة خلف الإمام، 1 / 96، وعبد بن حميد في المسند، 1 / 320، الرقم: 1050، والطبراني في المعجم الأوسط، 8 / 43، الرقم: 7903، والبيهقي في السنن الكبري، 2 / 160.

فاتحہ قرأت ہے اور امام کے پیچھے اللہ کے نبیؐ نے قرأت کرنے سے منع فرمایا ہے اور ابن عمرؓ چونکہ امام کے پیچھے فاتحہ کو واجب نہیں سمجھتے تھے بلکہ پڑھتے ہی نہیں تھے اس لئے [redacted] مقلد ہوئے؟

اہلسنت والجماعت احناف کا مسئلہ یہ ہے کہ شروع اسلام میں امام کے پیچھے قرأت کی جاتی تھی مگر تب بھی واجب جان کر نہیں پھر نبی ﷺ نے اسے بھی ترک کروادیا، اور جن جن صحابہ کو معلوم ہوتا گیا وہ چھوڑتے گئے۔

قَالَ مُسْلِم وَحُدِّثْتُ عَنْ يَحْيَى بْنِ حَسَّانَ وَيُونُسَ الْمُؤَدِّبِ وَغَيْرِهِمَا قَالُوا حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَاحِدِ بْنُ زِيَادٍ قَالَ حَدَّثَنِي عُمَارَةُ بْنُ الْقَعْقَاعِ حَدَّثَنَا أَبُو زُرْعَةَ قَالَ سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُا كَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا نَهَضَ مِنْ الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ اسْتَفْتَحَ الْقِرَائَةَ بِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَلَمْ يَسْكُتْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب دوسری رکعت کے لئے کھڑے ہوتے تو "الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ" سے قرأت شروع فرماتے اور خاموش نہ ہوتے۔

(صحیح مسلم: جلد اول: حدیث نمبر 1351)

حَدَّثَنَا يُوسُفُ بْنُ مُوسَى الْقَطَّانُ حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُلَيْمَانَ التَّيْمِيِّ عَنْ قَتَادَةَ عَنْ أَبِي غَلَّابٍ عَنْ حِطَّانَ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ الرَّقَاشِيِّ عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا قَرَأَ الْإِمَامُ فَأَنْصِتُوا فَإِذَا كَانَ عِنْدَ الْقَعْدَةِ فَلْيَكُنْ أَوَّلَ ذِكْرِ أَحَدِكُمْ التَّشَهُّدُ

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب امام قرأت کرے تو تم خاموش ہو جاؤ جب وہ قعدہ میں ہو تو تمہارا سب اول ذکر تشہد ہونا چاہیے۔

(سنن ابن ماجہ: جلد اول: حدیث نمبر 847، صحیح)

عَنْ نَافِعٍ أَنَّ عَبْدَ اللَّهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا سُئِلَ هَلْ يَقْرَأُ أَحَدٌ خَلْفَ الْإِمَامِ قَالَ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ خَلْفَ الْإِمَامِ فَحَسْبُهُ قِرَائَةُ الْإِمَامِ وَإِذَا صَلَّى وَحْدَهُ فَلْيَقْرَأْ قَالَ وَكَانَ عَبْدُ اللَّهِ بْنُ عُمَرَ لَا يَقْرَأُ خَلْفَ الْإِمَامِ

نافعؒ سے روایت ہے کہ عبداللہ بن عمرؓ سے جب کوئی پوچھتا کہ سورت فاتحہ پڑھی جائے امام کے پیچھے تو جواب دیتے کہ جب کوئی تم میں سے نماز پڑھے امام کے پیچھے تو کافی ہے اس کو قرأت امام کی اور جو اکیلے پڑھے تو پڑھ لے کہا نافع نے اور عبداللہ بن عمرؓ نہیں پڑھتے تھے پیچھے امام کے۔

(موطا امام مالک: جلد اول: حدیث نمبر 176، صحیح)

اس سے بحمد للہ تعالیٰ یہ بات ثابت ہو گئی کہ امام کے پیچھے فاتحہ واجب نہیں ہے بلکہ خاموش رہنا افضل ہے۔

اور غیر مقلدین کہتے ہیں کہ امام کے پیچھے فاتحہ واجب ہے نہ پڑھنے والے کی نماز ہی نہیں گویا کہ صحابی رسول کی نماز ہی نہیں، کیا کوئی وکٹورین غیر مقلد اس وقت موجود ن ہیں تھا جو ابن عمر کو مسئلہ بتا سکتا کہ امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی واجب ہے؟؟؟

نوٹ: ایک بھی صحیح صریح مرفوع حدیث دنیا میں موجود نہیں جس سے امام کے پیچھے فاتحہ پڑھنی واجب ہے کا حکم نکلتا ہو۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”امام تو بنایا ہی اس لیے گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے، تو جب وہ اللہ اکبر کہے تو تم بھی اللہ اکبر کہو، اور جب قرآت کرے تو تم خاموش رہو ،

اور جب «سمع الله لمن حمده» کہے تو تم «اللهم ربنا لك الحمد» کہو“۔

کتاب الافتتاح

بَابُ : تَأْوِيلِ قَوْلِهِ عَزَّ وَجَلَّ { وَإِذَا قُرِئَ الْقُرْآنُ فَاسْتَمِعُوا لَهُ وَأَنْصِتُوا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ }

Grade : SAHIH

Sunan Nasai 922

جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ
جس نے کوئی رکعت ایسی پڑھی جس میں
سورۃ فاتحہ نہیں پڑھی تو اس نے نماز ہی
نہیں پڑھی، سوائے اس کے کہ وہ امام
کے پیچھے ہو۔

(ترمذی 313، حسن صحیح)

امام کے پیچھے قراءت منع ہے 7

عَنْ أَبِي نُعَيْمٍ وَهْبِ بْنِ كَيْسَانَ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ رضي الله عنهما يَقُوْلُ: مَنْ صَلَّى رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيْهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ وَرَاءَ الْإِمَامِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَمَالِكٌ. وَقَالَ أَبُوْ عِيْسَى: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

ضرت ابو نعیم وہب بن کیسان سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما کو یہ فرماتے ہوئے سنا: جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو گویا اس نے نماز ہی نہیں پڑھی، سوائے اس کے کہ وہ امام کے پیچھے ہو۔

الحديث رقم 34: أخرجه الترمذي في السنن، كتاب: الصلاة عن رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم، باب: ما جاء في ترك القراءة خلف الإمام إذا جهر الإمام بالقراءة، 1 / 346، 347، الرقم: 312، 313، ومالك في الموطأ، كتاب: الصلاة، باب: ما جاء في أم القرآن، 1 / 84، الرقم: 187، وعبد الرزاق في المصنف، 2 / 121، الرقم: 2745، وابن أبي شيبة في المصنف، 1 / 317، الرقم: 3621، والبيهقي في السنن الكبرى، 2 / 160، الرقم: 2725، والطحاوي في شرح معاني الآثار، 1 / 282، الرقم: 1265.

جابر بن عبد اللہ رض کا فتوٰی

صحابیِ رسول جابر بن عبد اللہ رض فرماتے ہیں:

مَنْ صَلّٰی رَكْعَةً لَمْ يَقْرَأْ فِيهَا بِأُمِّ الْقُرْآنِ فَلَمْ يُصَلِّ، إِلَّا وَرَاءَ الْإِمَامِ.

جس نے نماز کی ایک رکعت بھی ایسی پڑھی جس میں اُس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی تو اُس نے نماز نہیں پڑھی، سوائے اِس کے کہ جب وہ امام کے پیچھے ہو۔

(موطأ مالك: 38، سنن الترمذي: 313 حَسَن صَحِيح)

غور کیجیے: یہاں صحابیِ رسول جابر بن عبد اللہ رض نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان:

لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

اُس کی نماز نہیں ہوئی جس نے سورہ فاتحہ نہیں پڑھی،

کی تشریح فرما رہے ہیں کہ آپ کا یہ فرمان اکیلے نماز پڑھنے والے کے لیے ہے، امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے مقتدی کے لیے نہیں ہے۔

عبدہٗ

غیر مقلدین حضرات کس دلیل کی بنیاد پر امام کی پیچھے
سورۃ فاتحہ پڑھتے ھے حالآنکہ رسول الله صلی الله علیه
وسلم فرماتے ھے کہ امام اس لیے ھوتا ھے کہ اس کی پیروی
کی جائے جب امام تکبیر کھے تو تم بھی تکبیر کھو اور جب
امام قرائت شروع کرے تو تم خاموش رھو او جب امام غیر
المغضوب علیھم والضالین کھے تو تم آمین کھو.
صحیح مسلم

کیا امام کے پیچھے فاتحہ پڑھے یا نہ پڑھے؟

قاسم بن محمد بن ابی بکرالصدیق رحمه الله جن کا شمار فقہا مدینہ میں ہوتا ہے تابعی ہے اور سیدنا ابو بکر الصدیق رضی الله عنه کے پوتے بھی ہے۔

عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: سَأَلْتُ الْقَاسِمَ بْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ الْقِرَاءَةِ خَلْفَ الْإِمَامِ فِيمَا يَجْهَرُ فِيهِ فَقَالَ: «إِنْ قَرَأْتَ فَلَكَ فِي رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ، وَإِذَا لَمْ تَقْرَأْ فَلَكَ فِي رِجَالٍ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ»

اسامہ بن زید رضی الله عنه کہتے ہے میں نے قاسم بن محمد رحمه الله سے جہری نمازوں میں فاتحہ خلف الامام کے بارے میں سوال کیا ؟ انہوں نے جواب دیا : اگر تو اسے پڑھتا ہے تو تیرے لئے اصحاب رسول الله صلی اللہ علیہ وسلم میں سے اسوۃ حسنہ (موجود) ہے۔ اور اگر تو اسے نہیں پڑھتا تو اس میں (بھی) تیرے لئے اصحاب رسول الله صلی الله علیه وسلم میں سے اسوۃ حسنہ موجود ہے۔

جامع بیان العلم وفضله ۱۶۹۰ وسنده حسن۔

حضرت عمر بن الخطابؓ کا فتویٰ

عن عمرؓ بن الخطاب قال لَیْتَ فِیْ فَمِ الَّذِیْ یَقْرَا
خَلْفَ الاِمَامِ حَجَرًا۔

(موطا امام محمد ص ۹۸ مصنف عبدالرزاق ج ۲، ص ۱۳۸)

حضرت عمر بن الخطابؓ فرماتے ہیں کہ امام کے پیچھے پڑھنے
والوں کے منہ میں پتھر پڑ جائیں۔

مصنف ابن ابی شیبہ میں حضرت عمرؓ کا یہ فتویٰ بایں الفاظ منقول ہے۔

عن نَافِعٌ وانس بن سِیْرِین قال قال عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ
تَکْفِیْکَ قِرَاٰتُہٗ (الامام، مصنف ابن ابی شیبہ ج ۱، ص ۳۷۶)

حضرت نافع اور انس بن سیرین سے روایت ہے کہ حضرت عمر
بن الخطاب نے فرمایا کہ مقتدی کو امام کی قراۃ کافی ہے۔

حضرت سعدؓ بن ابی وقاص کا فتویٰ

ازافادات:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ترک قرات خلف الامام

مولانا محمد اختر حنفی

دلیل نمبر 7:

حدثنا اسحق بن موسی الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن ابی نعیم وھب بن کیسان انه سمع جابر بن عبداللہ یقول من صلی رکعة لم یقرا فیھا بام القران فلم یصلی الا ان یکون وراء الامام (جامع ترمذی جلد 1 ص 180 رقم الحدیث 297)

ترجمہ:

حضرت جابر بن عبد اللہ فرماتے وہ بندہ جس نے کوئی رکعت پڑھی اور اس میں سورت فاتحہ نہ پڑھی اس کی رکعت نہیں ہوئی اگر امام کے پیچھے ہو تو رکعت ہو گئی

نوٹ: اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن صحیح فرمایا ہے

دلیل نمبر 8:

حدثنا علی بن محمد حدثنا عبیداللہ بن موسی عن الحسن بن صالح عن جابر عن ابی الزبیر عن جابر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من کان له امام فقراءة الامام له قراۃ (سنن ابن ماجه ص 165 رقم 850)

ترجمہ:

حضرت جابرؓ فرماتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ بندہ جس کا امام ہو امام کی قرات ہی اسکی قرات ہے

فائدہ:

سورت الفاتحہ بھی قرات ہے سنن ابن ماجہ (رقم 812) میں اماں جی عائشہ فرماتی ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم قرات الحمد سے شروع فرماتے تھے اور (رقم 813) میں حضرت انس بن مالکؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عمرؓ قرات الحمد سے شروع فرماتے تھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازافادات

ترک قرات خلف الامام

مولانا محمد اختر حنفی

دلیل نمبر9:

عبدالرزاق عن ثوری عن موسیٰ بن ابی عائشہ عن عبداللہ بن شداد بن الھاد اللیثی قال صلی النبیؐ الظھر او العصر فجعل رجل یقرا خلف النبیؐ ورجل ینھاہ فلما صلی قال یارسول اللہ کنت اقراءُ وکان ھذا ینھانی فقال لہ رسول اللہﷺ من کان لہ امام فان قراءۃ الامام لہ قراۃ (مصنف عبد الرزاق جلد2 ص136 رقم 2797)

ترجمہ

حضرت عبد اللہ بن شداد فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے نماز پڑھائی ظہر یا عصر کی ایک آدمی نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے قرات کی اور دوسرے آدمی نے اس کو روکا جب نماز پڑھ لی تو قرات کرنے والے نے کہا اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں قرات کرتا تھا اور اس نے مجھے روکا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے فرمایا جس بندے کا امام ہو امام کی قرات ہی اس کی قرات ہے

دلیل نمبر10:

عبدالرزاق عن داؤد بن قیس عن محمد بن عجلان قال قال عمر بن خطاب وددت ان الذی یقراءُ خلف الامام فی فیہ حجر (مصنف عبدالرزاق جلد2 ص138 رقم 2807)

ترجمہ

محمد بن عجلان کہتے ہیں حضرت عمر بن خطابؓ فرماتے ہیں میں پسند کرتا ہوں جو بندہ امام کے پیچھے قرات کرتا ہے اس کے منہ میں پتھر رکھ دیا جائے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ازافادات : مولانا محمد اختر حنفی

ترک قرات خلف الامام

دلیل نمبر 1:

قال العلامة ابن تیمیه علیہ الرحمۃ وقول الجمهور وهو الصحیح فان الله سبحانه وتعالیٰ قال واذا قرئ القرآن فاستمعو له وانصتو لعلکم ترحمون قال احمد اجمع الناس علیٰ انها نزلت فی الصلوة (فتاوی ابن تیمیه جلد 22 ص 150 باب صفة الصلوة)

ترجمہ :

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں جمہور حضرات کا قول صحیح ہے کیونکہ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے کہ جب قرآن پڑھا جائے تو غور سے سنو اور خاموش رہو تاکہ تم رحم کیا جائے امام احمد بن حنبلؒ فرماتے ہیں کہ لوگوں کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ آیت نماز کے بارے نازل ہوئی ہے

دلیل نمبر 2:

عن ابی هریرة رضی اللہ عنہ قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اما جعل الامام لیؤتم به فاذا کبر فکبرو وذاقرء فانصتوا واذاقال غیر المغضوب علیهم ولا الضآ لین فقولو اٰمین (سنن ابن ماجه جلد 1 ص 61 باب اذاء الامام فانصتوا سنن نسائی جلد 1 ص 146 باب تاویل قوله عزوجل واذاقرئ القرآن)

ترجمہ:

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا امام اس لئے بنایا جاتا ہے کہ اس کی اتباع کی جائے جب وہ تکبیر کہے تو تم بھی تکبیر کہو جب وہ قرات کرے تو تم خاموش رہو اور جب غیر المغضوب علیہم ولا الضالین کہے تو تم آمین کہو

امام ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ جہری نماز میں امام کے پیچھے قرات (سورہ فاتحہ) پڑھنے والا گدھا (کھوتا) ہے۔

مفهوم

الفتاوى الكبرى

للإمام العلامة تقي الدين

ابن تيمية

ولد سنة ٦٦١ وتوفي سنة ٧٢٨هـ

رحمه الله تعالى

تحقيق وتعليق وتقديم

محمد عبد القادر عطا — مصطفى عبد القادر عطا

المجلد الثاني

كتاب الصلاة

كتاب الذكر والدعاء

كتاب الصيام

A. H. M

دار الكتب العلمية

بيروت - لبنان

سكتتين، فعلم أن إحداهما طويلة، والأخرى بكل حال لم تكن طويلة متسعة لقراءة الفاتحة.

وأيضاً فلو كان الصحابة كلهم يقرأون الفاتحة خلفه إما في السكتة الأولى وإما في الثانية لكان هذا مما تتوفر الهمم والدواعي على نقله، فكيف ولم ينقل هذا أحد عن أحد من الصحابة أنهم كانوا في السكتة الثانية خلفه يقرأون الفاتحة، مع أن ذلك لو كان مشروعاً لكان الصحابة أحق الناس بعلمه، وعمله، فعلم أنه بدعة.

وأيضاً فالمقصود بالجهر استماع المأمومين، ولهذا يؤمنون على قراءة الإمام في الجهر دون السر، فإذا كانوا مشغولين عنه بالقراءة فقد أمر أن يقرأ على قوم لا يستمعون لقراءته، وهو بمنزلة أن يحدث من لم يستمع لحديثه، ويخطب من لم يستمع لخطبته، وهذا سفه تنزه عنه الشريعة. ولهذا روي في الحديث: «مثل الذي يتكلم والإمام يخطب كمثل الحمار يحمل أسفاراً»[٦٤١] فهكذا إذا كان يقرأ والإمام يقرأ عليه.

فصل

وإذا كان المأموم مأموراً بالاستماع والانصات لقراءة الإمام، لم يشتغل عن ذلك بغيرها، لا بقراءة، ولا ذكر، ولا دعاء، ففي حال جهر الإمام لا يستفتح ولا يتعوذ. وفي هذه المسألة نزاع. وفيها ثلاثة أقوال، هي ثلاث روايات عن أحمد. قيل: إنه حال الجهر يستفتح ويتعوذ، ولا يقرأ؛ لأنه بالاستماع يحصل له مقصود القراءة؛ بخلاف الاستفتاح والاستعاذة، فإنه لا يسمعهما.

وقيل: يستفتح ولا يتعوذ، لأن الاستفتاح تابع لتكبيرة الإحرام بخلاف التعوذ فإنه تابع للقراءة، فمن لم يقرأ لا يتعوذ.

وقيل: لا يستفتح ولا يتعوذ حال الجهر، وهذا أصح، فإن ذلك يشغل عن الاستماع والانصات المأمور به، وليس له أن يشتغل عما أمر به بشيء من الأشياء.

ثم اختلف أصحاب أحمد: فمنهم من قال هذا الخلاف إنما هو في حال

(٦٤١) انظر: (مسند أحمد بن حنبل ١ / ٢٣٠).

Abu Hammad

جز القرات میں امام بخاری ؒ کی تحقیق ہے کہ ،
عبداللہ ابن مسعودؓ، زید بن ثابتؓ اور ابن عمرؓ
امام کےپیچھے سورۃ الفاتحہ نہیں پڑہتے تھے۔

11h Like Reply

(سلسلہ سنت: 115)

ہر نماز کی تمام رکعات میں سورتِ فاتحہ سے پہلے بسم اللہ پڑھنا سنت ہے۔ یہ حکم امام کے لیے بھی ہے اور اکیلے نماز ادا کرنے والے مرد اور عورت کے لیے بھی ہے کیوں کہ ان کے ذمے قرأت ہے، جبکہ مقتدی امام کے پیچھے کسی بھی رکعت میں بسم اللہ نہیں پڑھے گا کیوں کہ اس کے ذمے قرأت نہیں۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، رد المحتار)